

## تبصرے

### مقالات ابن المیثم | مرتبہ حکیم محمد سعید

سلاموں کے بہت سے بڑے عالم طبیعت ابن المیثم (۶۹۴۵ء - ۱۰۳۹ء) کے جنہیں ہزار سال کی یادگار کے طور پر، ہمدرد نویشنل فاؤنڈیشن پاکستان کی ملکی کتاب شریکی کی گئی ہے۔ ان میں ابوالحسن بن الحسن ابن المیثم کے سات مقالات کا اردو ترجمہ ہے اُن مقالات کے عنوانات سے ہی ابن المیثم کی غیر معمولی علمی عظمت کا اندازہ ہو جائے گا۔ عنوانات یہ ہیں: ضور المقر، الضود، اضوار الکواکب، المکان، خواص مشکل، صاحت، المرایا المحرقة بالقطع عینی آتشیں شیشے۔

ابن المیثم طبیعت کے علاوہ ریاضیات، ہدایت اور طب میں بھی کامل دسترس رکھتا تھا، اور جس چیز نے اسے سائنس کی دنیا میں شہرت دوام بخشی ہے، وہ اس کی تصنیف "کتاب المناظر" ہے، جس میں اس نے مرتب کے الفاظ میں "اقلیدس اور بطليموس کے اس نظریے کی تردید کی ہے کہ نکاح آنکھ سے نکل کر دوسرا چیزوں پر پڑتی ہے اور انھیں دیکھتی ہے۔" اس کے بعد اس ابن المیثم نے یہ نظریہ پیش کیا کہ "نکاح آنکھ سے نکل کر دوسرا چیزوں پر نہیں پڑتی بلکہ خارجی چیزوں کا عکس آنکھ کے تل پر پڑتا ہے، جسے دماغ کا لیک پٹھا محسوس کرتا ہے۔" اس وقت بکرا اس کے بعد بھی ابن المیثم کے اس نظریے کو بت سے لوگوں نے تیم زد کیا، لیکن آج وہ ایک سائنسی حقیقت ہے۔

ابن المیثم نے بصریات پر اس بنیظ کتاب کے علاوہ فلسفہ، مہندسی، ہدایت اور میکانیات پر کوئی چواليں رسم سے لکھے۔ ایک رسالہ اس نے شفت کی ماہیت پر لکھا، جو کتاب المناظر کی طرح محل عرب میں نہیں تھا۔ البته ان دونوں کے لاطینی ترجمے موجود ہیں۔ ابن المیثم پہلا شخص ہے جس نے دریائے نیل پر بند باند حصے کا سوچا تھا، لیکن وہ اس خیال کو عملی حاصلہ پہنانے میں ناکام رہا۔

مقالہ "ضور المقر" میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ جب چاند سورج سے روشنی اخذ کرتا ہے تو یہ روشنی چاند سے زمین تک کس طرح پہنچتی ہے؟ اپنے نقطہ منظر کی صاحت کے لیے ابن المیثم نے خلکوں کے ذریعہ شعاعوں کا طریقہ انکھاں بتایا ہے۔ مقالہ "ضور" میں روشنی پر بحث ہے۔ اور روشن جسم

مقابل کے جسم پر جس طرح روشنی نمودار ہوتی ہے اسے بیان کیا گیا ہے۔ اضطرار الکواکب یعنی ستاروں کی روشنی کے بارے میں ابن المیثم لکھتا ہے کہ متفاسین کے ایک گردہ کا خیال ہے کہ کوئی کہ روشنی سورج کی روشنی سے اخذ ہے۔ اور کوئی کہ خود روشن نہیں ہیں۔ وہ اس پر بحث کرتا ہے اور انہیں یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ کوئی کہ خود اپنی ذاتی روشنی ہے اور یہ روشنی الکتابی نہیں۔ سو اسے چاند کے کردہ، اپنی ذاتی روشنی نہیں رکھتا۔

مکان یعنی space کی ماہیت کیا ہے؟ یہ فلسفہ کا ایک بڑا ہم سند ہے۔ ابن المیثم اس پر بحث کا آغاز یوں کرتا ہے۔ مکان کی ماہیت اور متعلقة حقائق کے ساتھ میں اہل نظر اور محققین کی آراء مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک کہ جسم کے مکان سے مراد اسے احاطہ کرنے والی سطح ہے۔ بعض مکان اس فرضی خلاکو قرار دیتے ہیں، جسے کوئی جسم پر کرتا ہے۔ جو نکلہ قدما کے اقوال میں اختلاف ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہو اک اس سند پر ایسی جائیداد مانع بحث کی جائے، جسی سے مسئلہ مکان کی حقیقت دفعہ ہو جائے۔ اس بحث کا آخریں یہ نتیجہ نکالا گیا ہے "کسی جسم کا مکان درحقیقت اس جسم کے وہ ابعاد ہو جائے۔ اس بحث کا آخریں یہ نتیجہ نکالا گیا ہے" کسی جسم کا مکان درحقیقت اس جسم کے وہ ابعاد ہیں، جن کو اگر مجرد فرض کیا جائے تو مادے سے مبترا خلاف ثابت ہوتے ہیں۔ ایسا خلاجو جسامت اور شکل دونوں کے اعتبار سے جسم کے بالکل مصادی ہو۔"

یہ بحثیں جیسا کہ آپ نے دیکھا، بڑی فتنی قسم کی اور بے حد دلیلتی ہیں، اور جنہیں ان علوم سے پورا ربط نہیں، وہ انھیں نہیں سمجھ سکتے۔ اگر "ہمدرد فاؤنڈیشن" والے ہر مقامے کی ابتدائیں اس کے زیر بحث مو ضرور کے متعلق کچھ اشارات دے دیتے، تو زیرنظر کتاب کی افادیت اور بڑھ جاتی۔ مزید بہاؤں کتاب میں جو اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، اونکی تعریج کی بھی ضرورست تھی۔

ایک بات اور ہے۔ کتاب میں کتابت کی بعض بڑی فاش مفہومیات ہیں۔

کتاب بڑے اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ جلد بڑی دیدہ زیب ہے۔ "ہمدرد فاؤنڈیشن" کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اس موقع پر ابن المیثم کی یادتاوازہ کردہ اہل ملک کو سائنسی دنیا کی ایک اتنی بڑی شخصیت سے متعارف کرایا۔

منہماں ۲۳ صفحات۔ قیمت بیٹن آنٹ روپے۔ ناشر، ہمدرد فاؤنڈیشن۔ کراچی۔